



سوال

(293) عدالت کے ذریعہ جائیداد کے وارث بننا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بدولہی سے جوہدیری بشیر احمد بشر ملہی سوال کرتے ہیں کہ ایک آدمی کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے جو موثر ہو چکی ہے عورت کے پاس ایک بیٹی اور ایک بیٹا ہے آدمی نے انہیں حاصل کرنے کے لیے عدالت سے رجوع کیا تو عدالت نے موجودہ صورتحال کو بحال رکھا ہے کہ آدمی عورت سے بیٹی اور بیٹا نہیں لے سکتا اب سوال یہ ہے کہ: (الف) جو بیٹی اور بیٹا عورت کے پاس ہے ان کے اگر اجازت کس کے ذمے ہیں؟

(ب) بیٹی کے نکاح کے موقع پر باپ اس کی دلالت کا حق دار ہوگا یا نہیں؟

(ج) کیا بیٹی اور بیٹا والد کی جائیداد کے وارث بن سکتے ہیں؟ جب کہ عدالت نے بیٹی اور بیٹا عورت کو دے دیا ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ نے بچے کی پرورش کا حقدار ماں کو ٹھہرایا ہے اس طرح ہچھوٹے بچوں کی پرورش کرنے کو شرعی اصطلاح میں حضانت کہا جاتا ہے والدہ کا حق یہ حضانت متعدد روایات سے ثابت ہے کیوں کہ بچے کے حق میں ماں انتہائی مہربان ہوتی ہے اور پرورش نگرانی میں مرد کی نسبت زیادہ قدرت رکھتی ہے چونکہ اولاد کی نسبت باپ کی طرف ہوتی ہے اور وہ ہی ان کا حق دار ہوتا ہے اس لیے دوران حضانت اٹھنے والے اخراجات کا ذمہ دار بھی وہی ہے کہ ماں کو جو حق حضانت دیا گیا ہے اس کی کچھ حدود قیود ہیں مثلاً:

(1) بچے بلوغت تک ماں کے پاس رہ سکتے ہیں اس کے بعد باپ انہیں واپس لینے کا قانونی اور شرعی حق رکھتا ہے۔

(2) اگر ماں آگے نکاح کر لیتی ہے تو بھی اس کا حق حضانت ختم ہو جاتا ہے حدیث میں اس کی وضاحت موجود ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ جب تک نکاح ثانی نہ کرے بچے کی پرورش کی حقدار ہے۔ (مسند امام: 1/182)

(3) اگر ماں کے پاس رہنے سے ان کی ذہنیت خراب ہونے کا اندیشہ ہو یا جسمانی پرورش صحیح طور پر نہ ہو سکتی ہو تو بھی باپ کو اپنی اولاد واپس لینے کا حق ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "کہ اگر ماں کسی غیر محفوظ جگہ پر رہائش رکھے ہوئے ہے یا اخلاقی گراؤ کا شکار ہے تو باپ کو اپنی اولاد واپس لینے کا حق ہے (فتاویٰ ابن تیمیہ 34/131)

صورت مستولہ میں اگر باپ نے عدالت کے فیصلے کو تسلیم کر لیا ہے اور وہ اپنی اولاد کو واپس لینے کا ارادہ نہیں رکھتا تو اس پر اولاد کی پرورش کے اخراجات نہیں ڈالے جائیں گے کیونکہ



نکہ وہ انہیں واپس لینے کے حق سے دستبردار ہو چکا ہے اگر وہ بلوغ کے بعد انہیں واپس لینا چاہتا ہے تو ان پر اٹھنے والے اخراجات کا پورا کرنا اس کی ذمہ داری ہے۔

(ب) اگر والد مستقل طور پر بیٹی اپنی مطلقہ بیو کے حوالے کر چکا ہے اور آئندہ لینے کا ارادہ نہیں رکھتا تو وہ حق دلایت سے محروم ہے شادی کے موقع پر کسی بھی ہمدرد اور عقلمند رشتہ دار کو ولی مقرر کیا جاسکتا ہے ماں کو حق دلایت کسی صورت میں نہیں مل سکتا اگر رشتہ داروں میں کوئی اس قابل نہ ہو تو محلے کے دانا اور عقلمند آدمی پنچائیتی طور پر حق دلایت کو نبھائیں۔

(ج) وہ اولاد جو مستقل طور پر باپ اپنی مطلقہ بیوی کو دے چکا ہے وہ باپ کی وراثت سے محروم نہیں ہوگی وراثت سے محرومی کے اسباب شریعت نے مقرر فرمائے ہیں کہ اولاد مرتد ہو جائے یا باپ کو قتل کر دے تو حق وراثت سے خود بخود محروم ہو جاتی ہے صورت مسئولہ میں کوئی ایسا سبب موجود نہیں جس کی بنا پر اسے باپ کی جائیداد سے محروم کیا جائے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

حذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 319